10523 ـ لہك كر لمبی آواز میں اذان دینا

سوال

اذان میں حرف علت كو لمبا كرنے اور سر لگا كر اذان دینے كا حكم كیا ہے، گانے كی حرمت والی حدیث اس پر اجرت لینے كی حرمت بھی ثابت كرتی ہے، كیا بعینہ اذان میں سر لگانا اور گانا حرام ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اذان میں گانا اور سر لگانا اور طرب كے ساتھ اذان كہنا جائز نہیں، لیكن یہ گانے بجانے كی حرمت جیسی نہیں ہے، بلكہ كراہت اور حرمت كے مابین متردد ہے، لیكن اگر ایسا كرنے سے معنی ہی بدل جائے تو پھر حرام ہو گی.

1 ـ زین الدین عراقی رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں:

خوش آواز نرمی اور درستگی كے ساتھ اذان كہنا مستحب ہے، .... اور سر لگا كر لہك اور لمبا كر كے اور طرب كے ساتھ یعنی گا كر اذان كہنا مكروہ ہے، كیونكہ ایك شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے عرض كی میں آپ سے اللہ كے لیے محبت كرتا ہوں، تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے جواب دیا:

میں تجھ سے اللہ كے لیے ناراض ہوں اور تجھ پر غصہ ركھتا ہوں، كیونكہ تم اذان میں بغاوت كرتے ہو.

حماد رحمہ اللہ كہتے ہیں یعنی طرب كے ساتھ گا كر اذان دیتے ہو.

2 ـ ولی الدین عراقی كا كہنا ہے:

الشاشی نے " المعتمد " میں كہا ہے كہ:

صحیح اور درست یہ ہے كہ اس كی آواز میں نرمی اور حزن ہو نہ كہ آواز میں سختی اور دیہاتیوں والی درشتی، اور نہ ہی تكلف كے ساتھ مردوں جیسی نرمی ہو...

صاحب " الحاوی " كہتے ہیں: حد سے بڑھنا یہ ہے كہ كلام میں تفخیم یعنی مونہہ بھر كر بولنا اور الفاظ موٹے كرنا، اور باچھیں پھیلانا بغی اور حد سے تجاوز كرنا ہے.

وہ كہتے ہیں: اذان میں لحن یعنی سر لگانا مكروہ ہے كیونكہ یہ فہم سے خارج كر دیتی ہے، اور سلف رحمہ اللہ تعالی

نے اس سے اجتناب کیا ہے، بلکہ بعد میں آنے والوں نے اس کی ایجاد کی.

دیکھیں: طرح التثریب (3 / 118 ـ 120).

3 ـ ابن الحاج کہتے ہیں: فصل:

اذان میں لحن اختیار کرنے کی ممانعت کا بیان:

اسے خود بھی لحن یعنی سر لگا اور گا کر اذان دینے سے باز رہنا چاہیے اور دوسروں کو بھی گانے کی مشابہت کرنے سے منع کرے، یہ تو اس وقت جب یہ اکٹھے ہو کر باجماعت میں نہ ہو، وہ سب گا کر طرب کے ساتھ جو گانے کے مشابہ ہو ایسا کریں حتی کہ یہ بھی علم نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور اذان کے الفاظ کا بھی علم نہ رہے، صرف آوازیں کم اور زیادہ ہوں، یہ ایسی بدعت ہے جو ابھی کچھ مدت قبل ہی وجود میں آئی ہے جو بعض امراء نے اپنے بنائے ہوئے مدرسہ میں ایجاد کی اور پھر دوسری جگہ پر بھی سرایت کر گئی اور اس دور میں شام میں جو اذان کہی جارہی ہے یہ ایک قبیح بدعت ہے.

جبکہ اذان کا مقصد تو نماز کے لیے پکار اور اعلان ہے، اس لیے اس کے الفاظ کی سمجھ آنا ضروری ہے، لیکن آج کل جو اذان دی جارہی ہے اس کی سمجھ ہی نہیں آتی کیونکہ اس میں گانے وغیرہ کے الفاظ ملا لیے گئے ہیں اور پھر حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے "

اور امام ابو طالب مکی اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں:

اذان میں جو لحن اور سر لگانا اور گا کر اذان دینا ایجاد کر لیا گیا ہے وہ حد سے تجاوز اور بغاوت ہے، ایک مؤذن نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا:

میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں.

تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے فرمایا:

" لیکن میں تجھ سے اللہ کے لیے ناراضگی رکھتا ہوں.

وہ شخص کہنے لگا: اے ابو عبدالرحمن وہ کیوں ؟

تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا:

" کیونکہ تم اذان میں بغاوت کرتے ہو، اور اس کی اجرت لیتے ہو.

اور ابوبکر آجری رحمہ اللہ تعالی کہا کرتے تھے:

میں بغداد سے نکلا کیونکہ میرے لیے وہاں رہنا حلال نہ تھا اس لیے کہ انہوں نے ہر چیز میں بدعت ایجاد کر لی تھی، حتی کہ قرآت قرآن اور اذان میں بھی، یعنی اجرت لیتے، اور لحن کے ساتھ اذان کہتے تھے. انتہی

دیکھیں: المدخل: (2 / 245 ـ 246).

4 ـ " المدونۃ " میں ہے:

اذان میں طرب اختیار کرنا مکروہ ہے، اور " الطراز " میں ہے: تطریب یعنی طرب اختیار کرنا یہ ہے کہ:

آواز کٹنا اور اسے میں لڑکھڑاہٹ پیدا کرنا تطریب ہے، اس کی اصل خفت اور نرمی ہے جو شدت فرح یا پھر غم کی شدت سے پیدا ہوتی ہے جو کہ اضطراب یا طربہ ہے.

اور " العتبیۃ " میں ہے: اذان میں تطریب اختیار کرنا منکر ہے، ابن حبیب کہتے ہیں: اسی طرح بغیر کسی تطریب کے تحزین بھی، حروف میں امالہ اور ان میں سر پیدا نہیں کرنا چاہیے، اس میں سنت یہ ہے کہ آواز بلند ہو، اور حدر کے ساتھ اذان کہی جائے. انتہی

اور ابن فرحون کہتے ہیں:

تطریب یہ ہے کہ: الف مقصورہ والا حرف لمبا کرنا، اور الف ممدودہ والا حرف چھوٹا کرنا.

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایك شخص کو طرب کے ساتھ اذان کہتے ہوئے سنا تو کہنے لگا:

اگر عمر رضی اللہ تعالی عنہ زندہ ہوتے تو تیرے جبڑے اکھیڑ کر رکھ دیتے. انتہی

اور ابن ناجی کہتے ہیں:

تطریب مکروہ ہے؛ کیونکہ یہ خشوع اور وقار کے منافی ہے، اور یہ گانے کی طرف لے جاتی ہے، اگر زیادہ تطریب نہ ہو تو یہ مکروہ ہے، لیکن اگر زیادہ ہو تو پھر حرام، اور ابن حبیب نے تحزین کو تطریب کے ساتھ ملحق کیا ہے.

.... اس سے حاصل یہ ہوا کہ اذان میں آواز کو بہتر بنانا اور اچھا کرنا مستحب ہے، اور آواز بلند ہونی چاہیے، اور فظیع اور غلیظ آواز اور اگر زیادہ تطریب نہ ہو تو مکروہ وگرنہ حرام ہے.

دیکھیں: مواھب الجلیل لحطاب (1 / 437 ـ 438).

5 ـ شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اذان میں مطلوبہ مد سے زیادہ مد کرنا اور حروف کو کھینچنا نہیں چاہیے، کیونکہ اگر ایسا کرنے سے معنی بدل جائے تو اذان باطل ہو جاتی ہے مد والے حروف کو اگر مد لازم سے زیادہ مد دینا جائز نہیں، حتی کہ اگر حرکات کو زیادہ مد دے کر کھینچ دیا جائے اور اگر اس سے معنی بدل جائے تو یہ صحیح نہیں، اگر معنی نہ بدلے تو مکروہ ہے.

دیکھیں: فتاوی الشیخ محمد بن ابراہیم (2 / 125).

6 ـ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں:

الملحن: لحن اور طرب کے ساتھ اذان کہنے والا شخص: یعنی جو شخص سر لگا کر اور گا کر اذان کہتا ہے وہ ایسے ہے گویا کہ وہ گانے کے الفاظ کھینچ رہا ہو یہ کفائت تو کر جائیگی لیکن مکروہ ہے.

الملحون: وہ ہے جس میں لحن کیا جائے، یعنی: عربی قواعد و ضوابط کی مخالفت کرنا، لیکن لحن کی دو قسمیں ہیں:

ایك ایسی قسم ہے جس کے ساتھ اذان صحیح نہیں، وہ یہ کہ جس کے ساتھ معنی تبدیل ہو جائے.

اور دوسری قسم کے ساتھ اذان صحیح ہے، لیکن یہ مکروہ ہے، اس کے ساتھ معنی نہیں بدلتا، مثلا اگر مؤذن یہ کہے: اللہ اکبار، تو یہ صحیح نہیں کیونکہ اس سے معنی بدل جاتا ہے، کیونکہ اکبار کبر کی جمع ہے، جس طرح اسباب سبب کی جمع اور یہ طبل ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 62 ـ 63).

واللہ اعلم .